www.KitaboSunnat.com

فقہ واجتہاد

ڈاکٹر محمد اصغر اسد

اسلام کے معاشی نظام میں شراکتی کاروبار

[ایک جائز تجارتی سکیم]

اسلام دین رحمت ہے۔ اس نے زندگی کے تمام شعبوں کے لئے ایسے اصول وضوابط مقرر کیے ہیں کہ اگر ان پر عمل کیا جائے تو مسلمان زندگی کی دوڑ میں کبھی بھی پیچھے نہیں رہ سکتے۔ تجارت زندگی کا اہم ترین اور بہت باعزت پیشہ ہے، حضور اکرم ﷺ نے اور صحابہ کرام نے پیشۂ تجارت اپنایا اور ہمارے لیے بہترین نمونہ چھوڑا، گویا تجارت مسلمانوں کی میراث ہے اور ہمیں اس میدان میں سب سے آگے ہونا چاہئے۔

تجارت کے جواز اور اہمیت کے ساتھ ساتھ اسلام نے اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ ناجائز ذرائع سے دولت قطعاً نہ کمائی جائے، بلکہ ناجائز ذرائع سے کمائی ہوئی دولت کو حرام، سُحت اور کسب خبیث فرمایا ہے، چنانچہ چوری، غصب، رہزنی، سود، قمار بازی، ذخیرہ اندوزی، کم تولنا گویا کمائی کی ہر ضرر رساں صورت کو حرام قرار دیا ہے، ربٰو کو اسلئے حرام قرار دیا ہے کہ اس میں ایک فریق کو بلا کسی معاوضہ کے فائدہ اور دوسرے کو نقصان پہنچتا ہے اور اس کے مقابلہ میں صرف ایسی تجارتی سکیمیں یا کاروبار جس میں ہردو طرف کے افراد نفع ونقصان میں شریک ہوں، کو جائز قرار دیا ہے۔

اسلام کے اقتصادی نظام میں مشترکہ سرمایہ دار کمپنیوں کی بہت اہمیت ہے۔ امام الانبیاء والمرسلین کے دور میں شراکتی کاروبار بہت مقبول تھے، آپ نے شراکت ہی کے ذریعہ بے روزگار مہاجرین کو کاروبار پر لگایا تھا، چنانچہ جب انصار نے مہاجرین سے کہا کہ محنت اپنے ذمہ لو اور ہم میوے میں شریک کرلیں گے تو مہاجرین نے کہا کہ ہم نے مانا [1]

فقہی اصطلاح میں اگر شراکت زراعت کے متعلق ہو تو اسے مزارعت کہتے ہیں اور درختوں اور گلاب وغیرہ کی کیاریوں سے متعلق ہو تو اسے "مساقاۃ" [2]

شرکۃ العقود

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایسی سرمایہ کاری یا تجارتی کاروبار جس میں دو یا دو سے زیادہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افراد مل کر سرمایہ فراہم کرتے ہیں اور نفع ونقصان میں باہم شریک ہوتے ہیں تو اسے "شرکۃ العقود" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، یعنی ایسی شراکت جو معاہدہ کے ذریعہ عمل میں آتی ہے گویا اسے ہم "Partnership of contract" بھی کہہ سکتے ہیں۔

یہ تجارتی کاروبار دنیا کے دیگر حصوں کی طرح قبل از اسلام بھی عربوں میں رائج تھا، طلوعِ اسلام کے بعد اسے برقرار رکھا گیا[۳]، اور رسول اکرم ﷺ کے بعد سے آج تک لوگ شرکت کے ذریعہ کاروبار کرتے آئے ہیں[۴] کیوں کہ کسی بڑی تجارتی مہم کو سرانجام دینا کسی ایک فرد کا کام نہیں چنانچہ چند افراد مشترکہ سرمایہ اور محنت کے ساتھ اس مہم کو سر کرنے کا ارادہ کرتے ہیں۔

تمام علماء اسلام ایسی شرکت کے جواز کے قائل ہیں جس میں ہر ایک شریک دوسرے شریک ہی کی طرح اس قسم کا مال یعنی درہم ودینار کاروبار پر لگا دیتا ہے اور انھیں اس طرح خلط ملط کر دیتا ہے کہ وہ مل کر ایک ہی مال بن جاتے ہیں اور تمیز باقی نہیں رہتی کہ کس کا مال فروخت ہوا اور کس کے مال سے تجارت کا سامان خریدا گیا، اگر نفع ہو تو سب کو نفع میں حصہ رسدی ملتا ہے اگر نقصان ہو تو سب نقصان میں شریک ہوتے ہیں۔[۵]

شراکت کی شرائط

شراکت کی شرائط درج ذیل ہیں:

ا۔ شرکت ایک معاہدہ ہے لہٰذا اس کے لئے ایجاب وقبول لازمی ہے[۶]۔

ب۔ معاہدۂ شرکت درہم، دینار اور رائج الوقت سکہ سے منعقد ہوتا ہے[۷]، لیکن امام ابو حنیفہ اور قاضی ابو یوسف کی رائے یہ ہے کہ صرف دینار (سونے کے سکے) اور درہم (چاندی کے سکے) سے ہی شرکت کا معاہدہ ہو سکتا ہے، تانبے کے سکہ (فلوس) سے نہیں ہوتا، کیونکہ ان کی قیمت ہر وقت بدلتی رہتی ہے اور ان کی نوعیت دوسرے سامان کی مثل ہو جاتی ہے[۸]۔

ج۔ اگر مال اشیاء کی شراکت کی شکل میں ہو تو شراکت کا کاروبار شروع کرنے سے پہلے اس کی قیمت کا تعین زر کی صورت میں ہونا ضروری ہے یا ایک شریک اپنا نصف مال دوسرے کے نصف مال سے تبادلہ کر لے اور اس طرح سامان ہی کو سرمایہ قرار دیا جائے تو اس میں کوئی عذر باقی نہیں رہتا اور نہ مالیت کے متعلق جھگڑا ہو سکتا ہے۔

دستاویز کی تحریر

شمس الائمہ علامہ سرخسی شراکت کے معاہدہ کے لئے دستاویز کا لکھا جانا ضروری قرار دیتے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، شرکت ایک ایسا معاہدہ ہے جو ایک مدت تک جاری رہتا ہے لہٰذا اس کے لئے دستاویز کا لکھا جانا ضروری ہے تاکہ کبھی جھگڑا ہوا جائے تو اس دستاویز کے ذریعہ فیصلہ کیا جاسکے، اللہ تعالےٰ خود ارشاد فرماتا ہے:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيۡنٍ إِلَىٰٓ أَجَلٖ مُّسَمّٗى فَٱكۡتُبُوهُۚ ﴾ (۹)

"اے مسلمانو! جب ایک مدت کے لئے قرض لو تو اس کو لکھ لیا کرو"۔

نیز دستاویز کا مقصد توثیق اور احتیاط ہے، پس اس کے لئے ضروری اور لازمی ہے کہ دستاویز لکھی جائے تاکہ مستقبل میں کسی قسم کے جھگڑے اور شکوک و شبہات سے بچا جاسکے اور دستاویز کے الفاظ یوں ہونے چاہئیں:

"ھذا کتاب فیه ذکر ما اشترک علیه فلان و فلان"

"یہ وہ دستاویز ہے جس میں فلاں فلاں شخص نے جو اشتراک کیا ہے اس کا تذکرہ ہے"۔

اسی طرح جب کبھی حضور ﷺ نے کوئی معاہدہ کیا تو باقاعدہ اس کو تحریر کیا، جس طرح کہ آپ نے صلح حدیبیہ والے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو صلح نامہ لکھنے کا حکم دیا کہ:

"ھذا ما اصطلح محمد بن عبد اللہ و سھیل بن عمرو علی اھل مکة"

"یہ وہ صلح نامہ ہے جو محمد بن عبد اللہ اور سہیل بن عمرو کے درمیان مکہ والوں کے لئے ہوا"

دستاویز تحریر کرتے وقت اس میں سرمایہ کی مقدار کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے تاکہ اس سے نفع کی مقدار معلوم ہو سکے اور بوقتِ نزاع اس کی طرف رجوع کیا جاسکے اور اس دستاویز میں یہ بھی تحریر کیا جائے کہ

"و ذلک کله فی ایدیھما"

"اور یہ سرمایہ ان کے ہاتھ میں نقد موجود ہے" (۱۰)

اور اس طرح لکھنے سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ سرمایہ غائب نہیں ہے اور نہ قرض ہے بلکہ وہ زر ہے جو ان کے ہاتھ میں موجود ہے، پھر اس شرکت کی دستاویز میں ہر ایک کو ان کی مقدارِ سرمایہ کے موافق جو نفع ملے گا اس کا تذکرہ کیا جائے نیز یہ بھی لکھا جائے کہ انہوں نے فلاں سال اور فلاں مہینے میں اشتراک کیا، تاریخ کے تعین سے جھگڑے نہیں ہو پاتے اور نہ ہی ان میں سے کوئی ایک اس بات کا دعویٰ کر سکتا ہے کہ اس تاریخ سے پہلے اس نے مال خریدا اور اس میں اس کا حق ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرکت کی اقسام

بلحاظِ نوعیت اور سرمایہ فقہاءِ اسلام نے شرکت کی چار قسمیں بیان کی ہیں:

(۱) شرکۃ المفاوضہ

(۲) شرکۃ العنان

(۳) شرکۃ الصنائع

(۴) شرکۃ الوجوہ

ہر ایک کی وضاحت ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

شرکۃ المفاوضہ

دو یا دو سے زائد افراد مساوی سرمایہ کے ساتھ اور نفع ونقصان میں برابری کے اصول پر کسی کاروبار میں شریک ہوں تو اسے شرکۃ المفاوضہ کہتے ہیں [۱۱]۔ شرکت کی اس قسم میں ہر شریک دوسرے کا وکیل بھی ہوتا ہے اور ضامن بھی، کاروبار کے آغاز کے لئے ضروری ہے کہ شرکاء مالِ حاضر کے ساتھ شریک ہوں، سٹاک یا واجب الوصول اثاثوں کے ساتھ شرکت المفاوضہ وجود میں نہیں آسکتی [۱۲]۔

شرکۃ المفاوضہ میں کاروبار کا مالک کوئی بھی شریک رہن رکھ کر کاروبار کے لئے قرض لے سکتا ہے اور تمام کاروبار اس قرض کو ادا کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے، اس طرح کوئی شریک مشترکہ کاروبار کا کوئی حصہ کسی بیرونی شخص کو مضاربت کے طور پر بھی دے سکتا ہے یا پھر باہر سے کوئی سرمایہ اس اصول پر مشترکہ کاروبار کے لئے لے سکتا ہے۔

شرکۃ المفاوضہ کی جملہ قسموں میں تمام شرکاء کو کاروبار چلانے کی مکمل آزادی ہوتی ہے ہر شریک کو امین تصور کیا جاتا ہے [۱۳]۔

شرکۃ العنان

شرکۃ العنان میں دو یا دو سے زائد اشخاص غیر مساوی سرمایوں اور غیر مساوی نفع ونقصان کی نسبتوں سے کاروبار کرنے کے لئے جمع ہو سکتے ہیں۔ اس میں ہر شریک دوسرے شریک کا وکیل ہوتا ہے ضامن نہیں ہوتا [۱۴]۔ چنانچہ اگر ایک شریک دوسرے کی رضامندی کے بغیر کوئی ایسا عمل کرتا ہے جس سے کاروبار پر کوئی بوجھ آئے تو باقی شرکاء اس کے ذمہ دار نہ ہوں گے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرکۃ العنان میں چونکہ ہر شریک دوسرے کا وکیل تو ہوتا ہے کفیل نہیں ہوتا لہٰذا اگر کاروبار کے کسی واجب الوصول قرضے میں ایک شریک مہلت دے دیتا ہے یا کچھ چھوٹ دے دیتا ہے تو دوسرے شرکاء اس کے اس عمل میں بریٔ الذمہ ہوں گے۔ (دیکھئے السرخسی، المبسوط: ۱۱/ ص ۱۷۴)

شرکۃ الصنائع

اگر ہنرمندوں اور دستکاروں کا گروہ مل کر کاروبار اس طرح چلانا چاہیں کہ لوگوں سے اپنے متعلقہ پیشے کے سلسلہ میں کام لیا کریں اور جو نفع ہو اسے باہم تقسیم کریں مثلاً دھوبیوں کا کوئی گروہ اگر چاہے تو واشنگ کمپنی بنا کر دھونے کے لئے لوگوں سے کپڑے لے سکتا ہے اور کمپنی کا جو نفع ہوگا وہ تقسیم ہوتا رہے گا، اس کا دوسرا نام شرکتِ تقبل یا شرکتِ اعمال اور شرکۃ ابدان ہے[۱۵]۔ اس قسم کی شراکت میں شرکاء ایک دوسرے کے کفیل بھی ہوتے ہیں اور ضامن بھی ہوتے ہیں[۱۶]۔ احناف کے نزدیک تو اس قسم میں اتنی وسعت ہے کہ دو مختلف پیشے یا ہنروالے جیسے درزی، رنگ ریز وغیرہ کاروبار میں شرکت کرلیں اور اپنے اپنے پیشے کے مطابق کام کرکے نفع باہم بانٹ سکتے ہیں، اسی طرح حنفی فقہاء نے بطور استحسان یہ شراکت بھی جائز قرار دی کہ ایک آدمی دکان (سٹاک) وغیرہ کا مالک ہے اور ایک شخص کاریگر ہے، دونوں نفع ونقصان میں شریک ہیں تو یہ کاروبار جائز ہے (دیکھئے: السرخسی، المبسوط: ۱۱/ ص ۱۵۹)

شرکۃ الوجوہ

دو یا دو سے زائد افراد جو نہ کسی ہنر سے واقف ہوں اور نہ ان کے پاس سرمایہ ہو لیکن اپنی ساکھ اور اعتماد پر لوگوں سے مال لے کر باہمی کاروبار کرسکتے ہیں اور اس طریقے سے جو نفع ہوگا وہ آپس میں بانٹ لیں گے۔ اسے شرکۃ الوجوہ یا شرکۃ الناس کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ (دیکھئے السرخسی، المبسوط ج ۱۱/ ص ۱۵۲)

مذہبِ مالکیہ کی مستند کتاب ''المدونۃ الکبریٰ'' میں شراکتی کاروبار کی بہت سی مثالیں بیان کی ہیں ان میں سے چند ایک کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے:

(۱) طبی شراکت

دو یا دو سے زائد ڈاکٹر مل کر مشترکہ طور پر علاج معالجہ کے لئے دواخانہ قائم کرسکتے ہیں، مشترکہ سرمایہ سے ادویات خرید کر ہسپتال چلا سکتے ہیں۔ اخراجات کی کٹوتی کے بعد جو خالص آمدنی ہو اسے حسبِ تصفیہ باہم تقسیم کرلیں[۱۷]۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ii) تعلیمی شراکت

طبی شراکت کی طرح دو یا دو سے زیادہ اساتذہ مل کر مشترکہ تعلیمی ادارے کھول کر آمدنی باہم تقسیم کرسکتے ہیں۔

(iii) مشترکہ کاشت

امام مالک کے نزدیک مشترکہ سرمایہ سے مویشی، آلات زراعت جیسے ٹریکٹر اور بیج وغیرہ خرید کر مشترکہ عمل سے زراعت کریں تو جائز ہے [۱۸]۔

(iv) شراکتِ نقل و حمل (Transport Company)

دو یا دو سے زیادہ افراد مل کر تجارتی اصولوں پر نقل و حمل کی شراکت (ٹرانسپورٹ کمپنی) قائم کرسکتے ہیں [۱۹] - اسی طرح مشترکہ سرمایہ سے بَری، بحری اور ہوائی کمپنیاں بنا کر نقل و حمل کیلئے شراکتی کاروبار کیا جاسکتا ہے۔

انفساخِ شرکت

درج ذیل صورتوں میں تمام قسم کے شراکتی کاروبار منسوخ ہو جائیں گے:

(1) واضح ہونا چاہئے کہ ہر شریک کو شراکتی معاہدہ کے فسخ کا اختیار حاصل ہوتا ہے لہٰذا جب کوئی شریک معاہدہ کو فسخ کرنے کا اختیار استعمال کرتا ہے تو انفساخ اس وقت تک جاری نہ ہوگا جب تک دیگر شرکاء کو اطلاع نہ دی جائے۔

(2) کسی شریک کے مرجانے پر معاہدۂ شراکت فسخ ہوجائیگا۔ہاں اگر ورثاء چاہیں تو شریک کے معاہدے کی از سرِنو تجدید کرسکتے ہیں۔

(3) اسی طرح اگر کوئی شریک مرتد ہوجاتا ہے تو بھی اس کا معاہدہ فسخ ہوجاتا ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

یہ خیال انتہائی غلط ہے کہ مشترکہ سرمایہ دار کمپنیاں عہد جدید کی پیداوار ہیں بلکہ قدیم زمانہ سے اس کا رواج رہا ہے۔ زمانہ قبل از اسلام میں بھی یہی طریقہ رائج تھا چنانچہ عرب کے قدیم معاشی نظام کا اگر مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ قریش کے تجارتی قافلے مشترکہ سرمایہ سے چلتے تھے۔ البتہ عصرِ حاضر میں ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا گیا اور متعلقہ قوانین میں وسعت اور لچک پیدا کی گئی۔

خلاصہ کلام! اسلام کے نظام معیشت میں ہم نفع آور کاروبار جو اسلامی تعلیمات کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روشنی میں ہو وہ جائز ہے لیکن ساتھ ساتھ ہر ضرر رساں کاروبار اور بالخصوص ربا قطعی حرام ہے۔ مساقاہ یا مزارعہ، شرکہ ہو یا مضاربہ، سب اجتماعی کاروبار کے دروازے اسلام کے نظامِ معیشت میں کھلے ہیں۔

حاشیہ جات

(۱) البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الشروط، باب الشروط فی المعاملہ: ۲۴۹/۳

(۲) فقہ اور حدیث کی کتب میں شرکت کی طرح مزارعہ اور مساقاہ سے متعلق علیحدہ علیحدہ باب پائے جاتے ہیں۔

(۳) المرغینانی، الهدایہ، کتاب الشرکہ، ج۲/ص ۵۸۷، مطبوعہ کراچی

(۴) السرخسی، المبسوط، کتاب الشرکہ، ج۱۱، ص۱۵۱، مطبوع مکتبہ التجاریہ مکہ المکرمہ

(۵) ابن رشد، بدایۃ المجتہد، کتاب الشرکہ، ج ۲/ ص۱۹۱، مطبوع المکتبہ العلمیہ لاہور

(۶) المرغینانی، الهدایہ، کتاب الشرکہ، ج ۵۸۸/۲

(۷) ایضاً: ج۲/ ص۵۹۱

(۸) ایضاً: ج ۵۹۱/۲

(۹) سورہ بقرہ: آیت ۲۸۲

(۱۰) السرخسی، "المبسوط" ص۱۵۶

(۱۱) ایضاً، ج۱۱/ص ۱۵۲، المرغینانی: الہدایہ، کتاب الشرکہ، ج۲/ ص۵۸۸

(۱۲) الکاسانی، بدائع الصنائع: ج۶/ ص۵۹، ۶۰

(۱۳) السرخسی، المبسوط، ج۱۱/ ص۱۵۷

(۱۴) ایضاً، ج۱۱/ ۱۷۴

(۱۵) الکاسانی، بدائع الصنائع، ج۶/ ص۵۶

(۱۶) السرخسی، المبسوط، ج۱۱/ ۱۵۵

(۱۷) امام مالکؒ بن انس، المدونۃ الکبریٰ، ج۴/ ص۳۶، شرکۃ الاطباء والمعلمین

(۱۸) المدونۃ الکبریٰ، ج۴/ ص۲۹، باب الشرکۃ فی الزرع

(۱۹) امام مالکؒ المدونہ، ج۴/ ص۲۷، شرکۃ الحمالین

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ